بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ

منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا

MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA

کی جانب سے خطباء وائمہ کی خدمت میں جمعہ کے موقعہ پر خطابات کیلئے ہر چہارشنبہ کی شام ملک کے حالات کے تناظر میں ملت کی رہنمائی ورہبری پر مبنی دینی ملی سماجی اور معلوماتی اہم ترین مضامین ارسال کئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

ہفتہ واری پیام منبر ومحراب

سلسلہ نمبر:	400	تاریخ:	04/06/2025

ناشر
Regd. No.: 17/2021
ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ
منبر و محراب فاؤنڈیشن
MEMBER O MEHRAB FOUNDATION

www.mmfi.info
youtb.com/mmfindia
16-9-408/P/57, Wahid Nagar, Old Malakpet, Hyderabad - 36
998887611, 9989666811

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ

منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا

MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA

عنوان

قربانی؛

فضائل ومسائل

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین محمد والہ وصحبہ اجمعین امابعد

فقد قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ المجید: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ. (سورۃ الحج 34:) وقال تعالیٰ فی مقام آخر: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ. (الکوثر 1:-3)

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللهِ! مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَارَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ. (رواہ ابن ماجۃ فی سننہ، باب ثواب الاضحیہ)

سامعین محترم وحاضرین کرام!

قربانی ایک عظیم الشان عبادت ہے، جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوئی اور اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم میں بھی جاری رکھی گئی، ہر مذہب وملت کا اس پر عمل رہا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہے: ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی تاکہ وہ چوپایوں کے مخصوص جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائے۔ (سورۃ الحج 34:)

قربانی کا عمل اگرچہ ہر امت میں جاری رہا ہے؛ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں خصوصی اہمیت اختیار کرگیا، اسی وجہ سے اسے ’’سنتِ ابراہیمی‘‘ کہا جاتا ہے۔ تفصیلی واقعہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) کو ذبح کررہے ہیں۔ نبی کا خواب سچا ہوا کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ جب باپ نے بیٹے کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہیں ذبح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمانبردار بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا جواب تھا: اباجان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جارہا ہے، اسے کرڈالئے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ (سورۃ الصّٰفّٰت ۱۰۲)

بیٹے کے اس جواب کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب مکہ مکرمہ سے ذبح کرنے کے لئے لے کر چلے تو شیطان نے منیٰ میں تین جگہوں پر انہیں بہکانے کی کوشش کی، جس پر انہوں نے سات سات کنکریاں اس کو ماریں جس کی وجہ سے وہ زمین میں دھنس گیا۔

آخر کار رضاء الٰہی کی خاطر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل کے ٹکڑے کو منہ کے بل زمین پر لٹادیا، چھری تیز کی، آنکھوں پر پٹی باندھی اور اُس وقت تک چھری اپنے بیٹے کے گلے پر چلاتے رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صدا نہ آگئی۔ اے ابراہیم! تو نے خواب سچ کردکھایا، ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورۃ الصّٰفّٰت ۱۰۴۔۱۰۵)

چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا گیا جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کردیا۔ (سورۃ الصّٰفّٰت ۱۰۷)

اس واقعہ کے بعد سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جانوروں کی قربانی کرنا خاص عبادت میں شمار ہوگیا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی امت کے لئے بھی ہر سال قربانی نہ صرف مشروع کی گئی، بلکہ اس کو اسلامی شعار بنایا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر جانوروں کی قربانی کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، ان شاء اللہ۔

قربانی بہت فضیلت والا عمل ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس تعلق سے غیر معمولی اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ تو آں حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور ان کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اس میں ہمارا اخروی فائدہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے جانور کے ایک ایک بال کے بدلہ میں نیکی ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اون کا بدلہ؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اون کے ہر بال کا بدلہ ایک یک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر ۳۱۲۷)۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور یہی قربانی کا جانور قیامت کے میدان میں اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی میں بہایا جانے والا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالی کے دربار میں قبولیت کا مقام حاصل کر لیتا ہے؛ لہذا خوش دلی سے قربانی کرلیا کرو۔ (ترمذی، حدیث نمبر ۱۴۹۳)۔

چوں کہ خود انسان کے اندر روح ہے اس لئے دوسرے روح والے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اس پر زیادہ گراں گزرتا ہے؛ اس لیے قربانی کے ایام میں دیگر عبادات کے مقابلہ میں قربانی کا عمل اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ قربانی نہ کرنے پر سخت تنبیہ کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس سے قربانی کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرسکتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (رواہ الحاکم ۲/ ۳۸۹)

سامعین محترم و حاضرین کرام:

قربانی کا زمانہ آتے ہی اسلام اور مسلمانوں کے بہت سے ہمدرد اور بہی خواہ نکل آتے ہیں۔ وہ بغیر مانگے ایسے مشورے دینے لگتے ہیں جن سے بہ ظاہر انسانی غم خواری، ہمدردی اور محبت کا اظہار ہوتا ہے؛ لیکن حقیقت میں ان کے مشورے اسلامی تعلیمات پر خطِ نسخ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ قربانی کی رسم پوری دنیا کے مسلمان انجام دیتے ہیں۔

حج پر جانے والے بہت بڑی تعداد میں جانور قربان کرتے ہیں، افراتفری میں ان کا گوشت صحیح مصرف میں استعمال نہیں ہو پاتا اور ضائع ہوجاتا ہے۔ جو لوگ حج پر نہیں جاتے وہ بھی عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے ہیں۔ اس طرح کروڑوں مسلمانوں کا اربوں کھربوں روپیہ ضائع ہوجاتا ہے۔ اگر اس خطیر رقم کی منصوبہ بندی کرکے اسے رفاہی کاموں میں لگادیا جائے، بہت سی ڈسپنسریاں اور اسپتال کھول دیے جائیں، مکاتب و مدارس، اسکول، کالج اور یونی ورسٹیاں قائم کردی جائیں اور اسے ایسے کاموں میں صرف کیا جائے جن سے غریب مسلمان فائدہ اٹھاسکیں تو یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

یہ باتیں ایسے معصومانہ انداز میں کہی جاتی ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے، خدمت خلق کے تمام کام صرف قربانی کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ قربانی کا عمل ترک کرتے ہی یہ سارے کام ہونے لگیں گے اور غریب مسلمانوں کی تمام مشکلات اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ حالاں کہ سوچنے کا یہ انداز درست نہیں ہے۔ اگر مال دار مسلمانوں میں خدمتِ خلق اور انفاق کا جذبہ پیدا کیا جائے تو قربانی پر عمل کے ساتھ رفاہی اور سماجی خدمات بھی انجام دی جاتی رہیں گی اور مال دار مسلمان صرف غریب مسلمانوں، بلکہ دیگر مذاہب کے ماننے والے غریب انسانوں کی بھی ضروریات پوری کرنے کی طرف توجہ کریں گے۔

قربانی ایک خالص دینی عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور اسے اطاعت الٰہی کا ایک نشان (Symbol) قرار دیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے خود قربانی کی ہے اور مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دی ہے، چنانچہ مسلمان اسے سنت مؤکدہ سمجھتے ہیں اور ہر صاحب حیثیت اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قربانی کی دینی حیثیت کے ساتھ اس کا سماجی پہلو بھی ہے۔ اس سے نہ صرف قربانی کرنے والوں کو فائدہ پہنچتا ہے، بلکہ دیگر بے شمار انسان بھی اس سے فیض اٹھاتے ہیں۔

قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ’قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ‘‘ (الحج ۲۸: ۳۶) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں جب صحابۂ کرام تنگی اور فقر کا شکار تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے تین دن سے زیادہ گوشت استعمال کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

اس حکم کا منشا یہ تھا کہ قربانی کرنے والے اس کا گوشت اپنے پاس ذخیرہ کر کے نہ رکھ لیں، بلکہ اسے ضرورت مندوں میں تقسیم کریں۔ بعد میں جب تنگی دور ہو گئی اور صحابہ مال دار ہو گئے تو یہ پابندی ختم کر دی گئی اور آپؐ نے عام اجازت دے دی۔ فرمایا:
’’قربانی کا گوشت جب تک چاہو کھاؤ، جتنا چاہو ذخیرہ کرو اور دوسروں کو بھی کھلاؤ‘‘۔ (بخاری ۵۵۶۹: مسلم ۱۹۷۴)

رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے: ایک حصہ گھر والوں کے لیے رکھتے تھے، دوسرا حصہ پڑوس کے ضرورت مندوں کو بھجواتے تھے اور تیسرا حصہ مسکینوں اور مانگنے والوں کو دیتے تھے۔ حج کے موقع پر آپ ﷺ نے سو (۱۰۰) اونٹوں کی قربانی کی۔ اپنے کھانے کے لیے چند بوٹیاں نکال کر باقی سارا گوشت تقسیم کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ قربانی کے گوشت کا ایک حصہ وہ اپنے لیے رکھ لیتے تھے، دوسرا حصہ فقراء و مساکین میں صدقہ کر دیتے تھے اور تیسرا حصہ رشتے داروں اور اہل تعلق کو بھیجتے تھے۔ دنیا میں کروڑوں انسان خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ انھیں مہینوں اچھی قوت بخش غذا نہیں مل پاتی۔ قربانی کے نتیجے میں انھیں کچھ اوقات کے لیے گوشت کھانے کو مل جاتا ہے۔

قربانی چھوٹے جانوروں (بکرا، بھیڑ، دنبہ وغیرہ) کی بھی کی جاتی ہے اور بڑے جانوروں (اونٹ، بھینس وغیرہ) کی بھی۔ چھوٹے جانوروں کی قربانی صرف ایک فرد (مرد یا عورت) کی طرف سے ہوتی ہے اور بڑے جانور میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ بعض لوگ چھوٹے اور بڑے دونوں طرح کے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ لیکن یہ رویہ بالکل نامناسب ہے کہ چھوٹے جانور کا پورا گوشت اپنے لیے رکھ لیا جائے اور بڑے جانور کا گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ قربانی گوشت کھانے کا تہوار نہیں ہے، بلکہ یہ

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے انجام دیا جانے والا ایک عمل ہے، اس لیے چھوٹے جانوروں کے گوشت کا کچھ حصہ بھی لازماً غریبوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔(قربانی کا سماجی پہلو)

قربانی کرنے والا جانور کی کھال اپنے استعمال میں لا سکتا ہے اور کسی غریب کو بھی دے سکتا ہے، لیکن اسے بیچ کر اس کی رقم اپنے کام میں لانا اس کے لیے جائز نہیں ہے۔ اسے فقراء و مساکین میں صدقہ کرنا ضروری ہے۔ اس طرح بڑی تعداد میں قربانی کی کھالیں یا ان کی رقمیں غریبوں کو مل جاتی ہیں اور وہ ان کے ذریعہ اپنی بنیادی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔

ہر سال ہزاروں قصاب قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے اور اس کی اجرت پاتے ہیں۔ اجرت میں قربانی کا گوشت یا اس کی کھال دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں اجرت کے علاوہ بہ طور صدقہ انھیں گوشت دیا جا سکتا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپؐ کے جانوروں کی قربانی کے وقت ان کی نگرانی کروں، ان کی کھالوں اور جھول کو صدقہ کردوں اور قصاب کو ان میں سے کوئی چیز بہ طور اجرت نہ دوں“۔(بخاری و مسلم)

قربانی سے ان لاکھوں گلہ بانوں کا فائدہ ہوتا ہے جو سال بھر جانوروں کو پالتے ہیں اور عید الاضحی کے موقع پر انھیں اچھے داموں میں فروخت کرتے ہیں۔ سال کے عام دنوں میں جانوروں کی جو قیمتیں ہوتی ہیں، عید الاضحی کے دنوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک مخصوص زمانے میں جانوروں کو فروخت کرنے سے گلہ بانوں کا فائدہ ہوتا ہے۔

قربانی ایک مخصوص دینی عمل ہے۔ اسے ریا کاری سے پاک رہنا چاہیے۔ ہر سال قربانی کے زمانے میں ایسی خبریں اخباروں کی زینت بنتی ہیں کہ فلاں صاحب نے ایک بکرا دو لاکھ روپے میں خریدا۔ فلاں صاحب نے تین لاکھ روپے کی بولی لگائی۔ ابھی چند ایام قبل قربانی کے ایک جانور کی قیمت ایک کروڑ روپے سے زائد لگائی گئی تھی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صراحت سے فرمایا ہے کہ اس کے پاس قربانی کے جانور کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، بلکہ صرف تقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اور اخلاص کے ساتھ انجام دیا جانے والا عمل ہی پہنچتا ہے۔(الحج ۳۷ :)

خلاصہ یہ کہ قربانی کے بغیر ہی سماجی اور رفاہی اعمال انجام نہیں دیے جا سکتے، بلکہ ان کی انجام دہی قربانی کے ساتھ بھی ممکن ہے۔ کسی ایک کو نہ دوسرے پر قربان کیا جا سکتا ہے نہ کسی کو دوسرے پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔

موضوع سے متعلق بعض آیات و روایات

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ . وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ .(الصافات 107 :-108)

ترجمہ: اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے ساتھ اِس کا فدیہ کر دیا۔ اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں اس کا ذکر خیر برقرار رکھا۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا .(الحج 34 :)

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کر دی ہے۔

إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ .(الکوثر 1:-3)

ترجمہ: محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ لِّیَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَ یَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِیۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَ اَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِیۡرَ(الحج 28:)

ترجمہ: اورلوگوں میں حج کا عام اعلان کردو، وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر (سوار ہوکر) آئیں گے جو ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہو جائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا تو تم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال:أَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّي كُلَّ سنةٍ.(رواہ الترمذی)

ترجمہ :نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال قیام پذیر رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال قربانی دیتے رہے۔

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ اللهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَذَبَحَ الآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .(رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو مینڈھے خریدتے جو موٹے تازے، سینگوں والے، کالے اور سیاہ دھاری دار ہوتے۔ایک اپنی امت کی جانب سے ذبح کرتے جو بھی اللہ کو ایک مانتا ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا قائل ہو اور دوسرا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ذبح فرماتے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت،قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:مَا عَمِلَ آدَمِي مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا .(رواہ الترمذی)

ترجمہ: ارشاد نبوی ہے: قربانی کے دن اللہ کو خون بہانے سے زیادہ بندے کا کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور کھروں سمیت آئے گا۔(اور قربانی کے جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک بلند درجہ حاصل کر لیتا ہے تو تمہیں اپنی قربانی سے مسرور ہونا چاہیے۔

عَن ابی سَعید الخُدری رضی الله عنه قَال قَال رسول الله صلی الله علیه: یَا فَاطِمَةُ! قُومِي إِلَى أُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيهَا، فَإِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا يُغْفَرُ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكِ. (رواه الحاکم فی المستدرک)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے فاطمہ) اٹھو اور اپنی قربانی ادا ہوتے دیکھو۔ بے شک (جانور) کے خون کا پہلا قطرہ بہتے ہی تمہارے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اَلْخُطْبَةُ الْأُولٰى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ وَنَفْسِيَ الْمُقَصِّرَةَ بِتَقْوَى اللهِ، فَإِنَّ التَّقْوَى هِيَ الزَّادُ وَالْعُدَّةُ وَالْمَفْزَعُ يَوْمَ الْمِيعَادِ. يَا عِبَادَ اللهِ! إِنَّ اللهَ شَرَعَ الْأُضْحِيَةَ وَجَعَلَهَا مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَالْفِدَاءِ، وَذَكَرَهَا فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ فَقَالَ: ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ، وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا﴾ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ! إِنَّ الْأُضْحِيَةَ شَعِيرَةٌ عَظِيمَةٌ مِنْ شَعَائِرِ الدِّينِ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُضَحِّي فِي كُلِّ عَامٍ. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! تَأَمَّلُوا فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَةِ وَثَوَابِهَا، فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ..." وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: "كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ... فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ، وَالْآخَرَ عَنْ نَفْسِهِ وَآلِهِ" وَقَالَ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: "يَا فَاطِمَةُ! قُومِي إِلَى أُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيهَا، فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ..." فَاحْرِصُوا رَحِمَكُمُ اللهُ عَلَى هٰذِهِ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ، وَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا، وَاذْكُرُوا اللهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ، كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ﴾ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُقِيمِينَ لِسُنَنِ نَبِيِّكَ، وَمِنَ الْمُتَابِعِينَ لَهُ، وَارْزُقْنَا الْقَبُولَ وَالْإِخْلَاصَ. إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ... إِلَى آخِرِهِ